اسلام کی نگاہ میں خاندانی نظام کے اہم وظیفے

اسحاق عارفی[1]

چکیدہ:

خاندان اور اس کے اہم وظایف کی طرف اسلام نے ابتدا ہی سے اشارہ کیا ہے جبکہ دوسرے ادیان اور مذاہب میں اس حد تک توجہ نہیں دی گئی ہے. پیامبر اکرم ص نے ابتدا ہی میں "وانذر عشیرتک الاقربین" کی بنیاد پر اس کی اہمیت اور اثر گذاری کی طرف راہنمائی کی ہے. اس مقالہ کا مقصد اسی اہم وظایف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کے دیگر پہلوؤں کی طرف اشارہ کرنا ہے. لذا اس مقالے میں اسلام میں خاندان کی اہمیت ، مقام اور اس کے اہم وظایف کی طرف اشارہ اور تحلیل کرنے کے ساتھ متون اصلی اور مدلل طریقے سے اس کے مختلف زاویے پر روشنی ڈالیں گے۔

کلیدی کلمات : اسلام، تربیت اولاد، تربیت دینی، خاندان کے وظائف

[1]۔ دانشجوی سطح ۴، مجتمع امام خمینی، پاکستان

تاریخ وصول: ۲۰۲۳-۴-۲۰
تاریخ تائید: ۲۰۲۴-۱-۲۳

مقدمہ:

اسلام خود بھی امن و سلامتی کا دین ہے اور دوسروں کو بھی امن و عافیت کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام کے دینِ امن و سلامتی ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بھیجے ہوئے دین کے لئے نام ہی "اسلام" پسند کیا ہے۔ لفظ اسلام سَلْمٌ یا سَلِمَ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی امن و سلامتی اور خیر و عافیت کے ہیں۔ اسلام اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے سراسر امن ہے۔ گویا امن و سلامتی کا معنی لفظ اسلام کے اندر ہی موجود ہے۔ لہٰذا اپنے معنی کے اعتبار سے ہی اسلام ایک ایسا دین ہے جو خود بھی سراپا سلامتی ہے اور دوسروں کو بھی امن و سلامتی، محبت و رواداری، اعتدال و توازن اور صبر و تحمل کی تعلیم دیتا ہے۔

انسان کی ازدواجی زندگی کے مسائل، اس دنیا میں اولین بشر کی وجود کے ساتھ شروع ہوا ہے. اسلام میں خاندانی نظام اور زندگی کو ایک بلند و بالا منزلت کے حامل ہے اور قرآن مجید میں مختلف مقامات پر آیات کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے. آیات، احادیث اور اخلاقی و فقہی کتابوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں اس کی اہمیت اور افادیت کس حد تک ہے. جبکہ بہت سارے ادیان اور مذاہب یہاں تک کہ بعض فلاسفر کی نگاہ میں ازدواجی زندگی کو کراہت آمیز تصور کرنے کے ساتھ ساتھ مجردی اور تنہائی کو مقدم اور فضیلت کے طور پر پیش کئے گئے ہیں. اسلام نے ازدواجی زندگی اور تشکیل خانوادہ کی تاکید اور تشویق بھی کیا ہے.

اسلامی تعلیمات میں، خاندان وجود کی وہ بنیاد اور اساس ہے جس سے کوئی معاشرہ یا اجتماعی نظام جنم لیتا ہے. جبکہ کائنات میں ذات خداوند متعال کے جانشین اور خلیفہ ہونے کا مرحلہ بعد کا ہے. خاندان کسی بھی معاشرے کی سنگ بنیاد ہے جو معاشرے کو افراد اور مختلف نسلوں کی وجود اور آپس کے تعلقات کا باعث بنتے ہیں. معاشرے کے مختلف سطوح (فرد، خانوادہ، ہمسایہ، ملت، امت و...) کی طرف نگاہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خانوادہ کسی بھی اسلامی معاشرے میں مرکز ثقل کی حیثیت رکھتا ہے. اسلام کی نگاہ میں خاندان کی تشکیل خداوند متعال کے ھاں اس قدر

محبوب ہے، کہ کسی اور بنیاد کو اتنی اہمیت اور فضیلت حاصل نہیں ہے. (مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ۱۰۳/ ۲۲۲).

قبول اسلام کے بعد مسلمانوں کے لیے ازدواجی زندگی سے بڑھ کر کوئی منفعت اور سود نہیں ملا، خصوصاً جب وہ ان کی اطاعت کرے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال وثروت کی حفاظت کرے. (حرّ عاملی، محمّد بن حسن، وسائل الشیعہ، ۱۴/ ۲۳). انسان کو ازدواجی زندگی بسانے کی طرف رغبت دلانا سنت پیغمبر اسلام میں سے قرار دیا ہے. (سابقہ، ۱۴/ ۳). ایک طرف اسلام واضح طور پر بیان کر رہا ہے کہ "ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ" تو دوسری طرف عدم تشکیل خانوادہ کو خطرہ قرار دیا ہے. (حرّ عاملی، محمّد بن حسن، وسائل الشیعہ، ۱۴/ ۷،۲۶).

پس بنابرایں خاندانی نظام کے بارے میں اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں اھم ترین وظائف کے بارے میں بررسی کرتے ہیں.

خاندانی نظام کے اہم ترین کردار اور وظیفہ

زمان گزرنے کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کی حالات، فرھنگ اور معاشرتی بود و باش نے اس نظام پر تاثیر گزارے ہیں. اور اس نظام نے ہر زمانے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور اپنے اہم مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے. جامعہ شناسان کی نگاہ میں چھ قسم کے اھم کردار اور وظیفے بیان کئے ہیں: تولید مثل، اجتماعی نظام کی تامین، جنسی رفتار کی تنظیم، حمایت اور مراقبت، عطوفت اور جامعہ پذیری. اس مقالے میں مختصراً آخری چھار اھم وظایف اور کردار پر بحث کریں گے.

الف: تنظیم رفتار جنسی

خاندانی نظام کے اہم وظائف میں سے ایک اہم وظیفہ، تنظیم روابط جنسی ہے. ازدواجی زندگی اور تشکیل خانوادہ کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد، مرد اور عورت کی جنسی ضرورت کو پورا کرنا ہے. دانشوروں کا کہنا ہے کہ ازدواجی زندگی میں مناسب اور معیاری جنسی ضرورت کو پورا کرنا ایک اہم مسائل میں سے ہے. معاشرے اور خاندانی نظام میں اکثر اوقات ناچاقی اور

بدرفتاری، اسی ضرورت کو بہتر طور پر برطرف نہ کرنے کی وجہ سے ہے. یہاں پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ اسلام کااس حوالے سے کیا نقطہ نظر ہے؟.

اس سوال کے جواب میں تین چیزوں کے بارے میں بحث کرنے کی ضرورت ہے.

ا۔اسلام میں غریزہ جنسی

مسلمان دانشوروں کی نگاہ میں اسلام ایک واقع نگر دین ہے. ایک ایسا دین، جس کے تمام تعلیمات انسان کے مصلحت اور مفسدہ کے مطابق تشکیل دی گئ ہیں. اور اپنے احکامات کی بیان میں انسان کی زندگی اور فطرتی تقاضوں کو مد نظر رکھا ہے. انہی فطرتی تقاضوں میں سے ایک جنسی تسکین اورآرامش ہے. اسلامی متون میں دقت کرنے سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ بہت ساری آیات اور روایات میں مسلمانوں کو تشکیل خانوادہ اور ازدواجی زندگی کی طرف دعوت دی گئ ہے.

اسلام کی نظر میں، جنس مخالف کے ساتھ ہمسر دوستی، رابطہ جنسی اور نیاز غریزی خداوند متعال کی تدبیروں میں سے ایک تدبیر ہے، جس کے نتیجے میں نسل انسانی مستدام ہے. خداوند متعال نےفرمایاہے: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً) (نساء:۱).آیت کی اس حصے سے (وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء) بہ خوبی واضح ہے کہ نسل انسانی کی دوام اور تسلسل اسی رابطے کی وجہ سے ہے. (مصباح، محمّد تقی، اخلاق در قرآن، تحقیق و نگارش. محمّد حسین اسکندری، ۲۴۱/۲). اسلام دوسرے مذاہب اور مکاتب فکر کے نظریات کے خلاف، جنسی تعلقات اور باہمی ارتباط کو طبیعی اور فطرتی قرار دیا ہے کہ دوسرے فطرتی تقاضوں کی طرح،اس تقاضا کو بھی احسن انداز میں برطرف کیا جائے.

شہید مطہّری مسیحیت کے ازدواج اور علاقہ وآمیزش جنسی کے نظریہ (پست اور پلیدی) کو رد

کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ظاہراً مسیحیت کا اس نظریے کی بنیاد، ان کے کلیساؤں کی وجہ سے ہے، کہ جن کا نظریہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بغیر ازدواج کے مجردی زندگی گزارے ہیں. ان کے مطابق مجردی باعث تقوا اور پرہزگاری کے ہے. لیکن کلیسا تولید نسل کے لیے ازدواج کو جائز قرار دیتے ہیں. (مرتضی مطہّری، مجموعہ آثار، ۱۹/۶۲۸).

آخر میں یہ بتانا ضروری ہے کہ اسلام کی نگاہ میں غریزہ جنسی ایک طبیعی اور فطری عمل ہے اور جو چیز نظام تکوینی اور طبیعت کے مطابق ہو، اس میں منفی پہلو اور منفی اثرات سے محفوظ اور پاک رکھا گیا ہے. کیونکہ اگر ایسا نہ تو ان دونوں نظام (تکوینی و تشریعی اور نظام ھستی و اخلاقی) میں اختلاف اور تضاد واقع ہو سکتا ہے جو کہ اسلام کی نگاہ میں دور ہے.

۲۔ خاندانی نظام کے حدود میں روابط جنسی

اسلام کی نظر میں ایک اور بحث جو جنسی رابطے کے زمرے میں آتا ہے، وہ رابطہ جنسی کے حدود اور قیود ہے. اسلام نے ایک حد مقرر کی ہے اور آزادی مطلق کی مذمت کی ہے اور مکمل طور پر چھوٹ دینے سے گریز کیا ہے. اسلام کی نگاہ میں انسان آزاد خلق ہوا ہے اور آزادی خداوند متعال کی طرف سے ایک نعمت ہے، جسے اپنے بندوں کو عطا کیا ہے. لیکن آزادی بھی کس حد تک؟؟ آزادی یعنی مطلق آزادی بغیر حدود کے یا آزادی سے مراد حدود اور قیود والی آزادی....!! وہ آزادی جو بغیر حدود اور قیود کے ہے وہ منفعت آور نہیں بلکہ بسا اوقات اس میں نقصان کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور کبھی یہ نقصان فردی طور پر ہے تو کبھی اجتماعی. پس اسلام نے ان نقصانات اور آسیب اور مشکلات سے بچانے کے لیے حد مقرر کی ہے. پس انسانی زندگی اور حیوانی زندگی میں موجود اہم فرق یہی ہے کہ حیوانات بغیر کسی ھدف اور مقصد کے زندگی گزارتے ہیں (جان حیوانی ندارد اتحاد) جبکہ انسان ایک ھدف کے پیچھے ہیں، خواہ وہ ھدف دنیاوی ہو یا اخروی. اس ھدف اور مقصد کی حصول کیلئے نظام کا ہونا ضروری ہے، ایک ایسا نظام کہ جس میں انسان کے تمام امور اور

پہلوؤں پر دقت نظر کی ہوئی ہو. لیکن اگر قرآن میں (اوحی الی النحل یا اوحی الی النمل) کی بات ہوئی ہے تو وہ بھی ایک فردی مقصد کی تکمیل کے لیے ہے جو ایک محدود مدت کے لئے ہے.

نظام ازدواج اور تشکیل خانوادہ اسلام کی نظر میں ایک اجتماعی حدود اور قیود اور ایک مقصد کی حصول کیلئے بنائی گئی ہے اور وہ قانونی اور شرعی طور پر ازدواجی زندگی میں منسلک ہونا اور اس نظام کو مضبوط بنانا اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے. اسلام نے جنسی آزادی کی مذمت کی ہے اور اسے ایک مذموم فعل قرار دیا ہے اور اس کے سدباب کے لیے مختلف تعزیرات تجویز دی ہے. پس اسلامی تعلیمات میں حیا اور عفت کی تاکید اسی لئے کی گئی ہے. اسلامی فرھنگ اور ثقافت میں حیا و عفت اور پاکدامنی کو انسان کی صفات میں سے قرار دیا ہے، اسی لئے حجاب (پردہ) کو اسلامی لباس اور صفات اخلاقی جبکہ خودنمایی اور مرد اور عورت کی باھمی اختلاط کو باعث ننگ و عار قرار دیا ہے. (مہریزی، مہدی، زن در اندیشہ اسلامی، ۱۰۶). سورہ نور میں خداوند متعال نے بھترین انداز میں اس امر کی طرف ہدایت دیا ہے کہ "قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ(۳۰)

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(۳۱)" اور سورہ احزاب میں بات کرنے کے سلیقے کی طرف اشارہ کیا ہے. " يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا(۳۲)

پس اسلام نے ان اہم وظیفوں کی طرف اشارہ کرکے جہاں تک انسان کے خاندانی نظام کے بارے میں آگاہ کیا ہے بلکہ افراد کے آپس میں ملنے کے طور و طریقے سے بھی معاشرے کی ہدایت کی ہے.

۳۔ اسلام اور خواتین کی جنسی تمایلات

اسلامی منابع سے جو کچھ ملتا ہے وہ یہ کہ اسلام نے مردوں کی طرح خواتین کی جنسی تمایلات کو قبول کیا ہے. اسلام میں عورت اور مرد میں فطرتی ضروریات کے حوالے سے یکساں نظام کے تحت ہیں. مرد اور عورت کے درمیان رابطے کے حوالے سے اسلام نے چند نکات کی طرف اشارہ کیا ہے، جن سے ہمیں صحیح طریقے سے خواتین کی جنسی تمایلات کے بارے میں آگہی حاصل ہوتی ہیں. احادیث نبوی میں بھی پاک پیامبر ص نے اس کام کو سختی کے ساتھ منع کیا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان جنسی رابطہ حیوانوں کی طرح ہو. (حرّ عاملی، محمّد بن حسن، وسائل الشیعہ، ۸۳). بلکہ مردوں کے لئے تاکید فرمائی ہے کہ اس عمل کے دوران، عورت کے ساتھ ہنسی مذاق کیا جائے، کیونکہ عورت کی نیاز دیر پا بر طرف ہوتی ہیں. (حرّ عاملی، محمّد بن حسن، وسائل الشیعہ، ۸۲/ ۸۳). حتی بعض روایات کی کتابوں میں الگ موضوع کے عنوان سے بحث کی گئی ہے کہ جس میں رابطے کے اوقات، مستحبات مکروہات اور حرام امور کی طرف اشارہ کیا ہے. (سابقہ، ۱۰۰ و ۱۴/ ۱۴۱، ۴۰ و ۱۵/ ۵۲ ۴ و علی افرفار، صورۃ المراۃ فی الکتابات العربیۃ المعاصرۃ، منتخب مقالات و متون فمینیسم کے حوالے سے، ۱۷۷(

ب. حمایت اور مراقبت

خاندانی نظام زندگی، ایک زندگی اجتماعی ہے، کہ جس کی بنیاد باہمی تعاون اور ہمکاری پر ہے. جس طرح انسان کی اجتماعی زندگی میں ایک دوسرے کے تعاون کے بغیر ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہے اسی طرح خاندانی نظام میں بھی ایک دوسرے کے بغیر اس خاندان کے اعضاء کی ضرورت کو بھی پورا نہیں کرتا. وہ افراد جو اپنی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہیں (مریض، بچے، بوڑھے...) افراد خاندان کی حمایت کو بروئے کار لانے کی طرف اشارہ کرتے ہیں. اسلام کی نگاہ میں، احتیاج انسان کی اس طرح معرفی کی گئی ہے. "أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ. (زخرف: ۳۲). ظاہراً یہ ضروریات ایک خاص مدت یا لوگوں کے ساتھ مختص نہیں بلکہ زندگی کے مختلف مقامات پر روبرو

ہو سکتے ہیں. جس کے لئے مراقبت اور حمایت کی ضرورت ہوتی ہے. حدیث نبوی میں اس نکتے کی طرف اشارہ کیا ہے کہ " کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ " اور بخاری شریف میں اسی طرح حدیث کو بیان کیا ہے. (مسلم بن حجاج نیسابوری، الجامع الصحیح، ۸/۶) . اس روایت میں مراقبت اور حمایت کو تمام مسلمانوں کے لیے قرار دیا ہے اور ہر ایک کو مسئول قرار دیا ہے. پیامبر اکرم ص نے مزید فرمایا ہے کہ : مرد محافظ اور نگہبان خاندان جبکہ عورت نگہبان اور محافظ بال بچے اور گھر ہے. قیامت کے دن دونوں سے پوچھا جائے گا. (سابقہ) .

اسی طرح بچوں کی حمایت اور مراقبت مہم ترین حقوق بشر میں سے شمار کیا گیا ہے. (قائمی، علی، سازندگی و تربیت دختران، ص ۱۰۲ و ۱۰۳) . اسی حمایت اور مراقبت کو حضانت سے تعبیر کیا ہے. حضانت سے مراد پرورش بھی لی گئی ہے. اس کلمہ کا اصل «حِضن» ہے جس کے معنی زیر بغل اور دامن کو کہا گیا ہے. گود میں لینے اور کسی کی تربیت کرنے کو بھی حضانت کے معنی میں استعمال کیا ہے اسی لئے والدین کو «حاضِن» و «حاضِنہ» بھی کہا گیا ہے. (ابن منظور، لسان العرب، ۱۳/ ۱۲۲و ۱۲۳)

فقہی کتابوں میں بھی حضانت کے حوالے سے، صاحب جواہر، فقیہ بزرگ اسلامی، نے علّامہ حلّی اور شہید ثانی سے نقل کیا ہے، اور یوں بیان کیا ہے : «ولایۃ و سلطنۃ علی تربیۃ الطفل و مایتعلق بہما من مصلحۃ حفظہ وجعلہ فی سریرہ و کحلہ و تنظیفہ و غسل خرقتہ و ثیابہ»؛ (نجفی، محمّد حسن، جواہر الکلام، ج ۳۱، ص ۲۸۳) . حضانت یعنی بچوں کی سرپرستی اور ولایت کے معنی میں ہے. یہاں یہ بھی بتانا بہتر ہوگا کہ مراقبت اور حمایت صرف بچوں کے ساتھ مختص نہیں بلکہ والدین، رشتہ دار اور اہل خانہ کے لیے بھی ہیں.

والدین کی ایک اور ذمہ داریوں میں سے جو حسّاس ہے وہ خاندان کی احتیاجات اور مشکلات کی پیگیری کرنا ہے. اور یہ وظیفہ مختلف طرح کے ہیں، جن کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا جا سکتا ہے.

۱۔ مراقبت اور حمایت اقتصادی و معیشتی

بچوں کی دنیا انتہائی کمزور، ضعیف اور ناتواں ہے. جس کی طرف مختلف روایات میں اشارہ کیا

ہے، کہ تمام حیوانات میں سے ضعیف ترین نو مولود انسان کی ہے. (مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ۹۳/۳.) . اسی لیے اپنی ابتدائی ضرورت کی حصول کیلئے ماں باپ کی حمایت اور مراقبت کی حد سے زیادہ ضرورت ہے. اسلامی تعلیمات میں بچوں کے خوراک اور دوسری چیزوں کے بارے میں یہاں تک بچوں کے مقوی غذا کے بارے میں بھی روایت ہے کہ بہترین اور برکت ترین غذا ماں کی دودھ ہے. (حر عاملی، محمد بن حسن، وسائل الشیعه، ۱۵/ ۱۷۵.) . یہاں تک کہ احادیث میں والدین کے لئے سفارش order کی گئی ہے کہ بچوں کو بہترین غذا کھلایا جائے تاکہ بہتر نشوونما ہو. (مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ۶۳/۲۷۷) .

۲۔ مراقبت اور حمایت روانی و عاطفی

انسان کی دیگر ضروریات زندگی میں سے ایک اہم ضرورت روانی اور عاطفی مراقبت ہے. چونکہ ہر ایک اپنی ظرفیت کے مطابق اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں. یہاں پر یہ ادعا کر سکتے ہیں کہ اس مرحلہ کی اھمیت اور ضرورت ، مرحلہ اول سے کمتر نہیں ہے. (قائمی، علی ، خانوادہ و مسائل عاطفی کودک، ۱۶۲) . بچے ابتدایی زندگی میں رحم دلی، شفقت مہربانی، ادب، نیکی، غرض ساری خصوصیات کو والدین سے سیکھتے ہیں. اسلام نے اس بات کی بھی تاکید کہ بچوں کے ساتھ دوستی کریں اور شفقت سے پیش آئیں. (مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ۱۰۱/ ۹۲.) . اسی طرح والدین کے لئے سخت منع کیا ہے کہ جو وعدہ بچوں کے ساتھ کیا ہے، اس وعدے کو پورا کئے بغیر رکھے. (سابقہ) . بچوں کے ساتھ الفت اور محبت کے ساتھ پیش آنے کو، خداوند متعال کی رحمت کے اسباب میں شامل کیا ہے. (حر عاملی، محمّد بن حسن، وسائل الشیعه، ۹۸.) . اسی طرح دیگر روانی ضرورت میں سے کھیل کود کو بھی شامل کیا ہے. (سابقہ، ۲۰۳) .

۳۔ مراقبت اور حمایت دینی

اسلام کی نگاہ میں انسانی زندگی صرف اس دنیا تک محدود نہیں بلکہ آخرت کی زندگی اصلی زندگی ہے. قرآن کریم نے بہت ساری آیات میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے. وَمَا هٰـذِهِ الْحَيَـاةُ الـدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَـانُوا يَعْلَمُـونَ (سوره عنکبوت، ۶۴) . دین قوانین اور مقررات کے اس مجموعہ کا نام ہے جس پر عمل کرنے سے انسان دنیا اور آخرت دونوں

میں سعادت حاصل کر سکتے ہیں. اور زندگی کے مختلف مراحل میں درپیش مشکلات کا سامنا کر سکتے ہیں. اسلام نے والدین پر یہ بھی واضح کیا ہے کہ والدین پر فرض ہے کہ اپنے خاندان کی کامیابی کے لیے اس پہلو پر بھی نظر رکھی جائے. بلکہ بعض آیات میں واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ (... قُـوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَـاراً.) (تحریم: ٦). پس اس آیت کی روشنی میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جسمانی اور روحی ضروریات کے علاوہ معنوی رشد اور تکامل کے لیے والدین اقدام کریں. پاک پیامبر ص سے پوچھا گیا کہ کیسے ممکن ہے کہ خاندان کو آگ سے بچایا جائے؟ فرمایا کہ انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا جائے، اگر وہ بات مان لے، گویا ان کو آتش جہنم سے نجات حاصل کیا، وگرنہ تم نے اپنا فریضہ انجام دیا ہے. (مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ۹۷/ ۷۴.). امام زین العابدین نے رسالہ حقوق میں ایک لمبی فہرست بیان فرمایا ہے.

ج۔ عطوفت اور ہمراہی

خاندانی نظام زندگی کے اہم وظیفوں میں سے ایک وظیفہ عطوفت اور ہمراہی ہے. زندگی کی آغاز سے لیکر انجام تک عطوفت کی شدت سے احتیاج رہتا ہے. بے شک کسی بھی انسان کو ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا جس کو اس کی ضرورت نہ ہو. انسان کو اپنی زندگی کے ہر موڑ پر عطوفت اور ہمراہی کی ضرورت ہے اسی وجہ سے وہ ازدواجی زندگی میں منسلک ہوتے ہیں.

محکم ترین عامل، کسی بھی خاندان کی تکامل اور استوار کے لئے، اس خاندان کے افراد کے مابین عطوفت اور محبت ہے. یہ نظام ایک ایسا نظام ہے کہ جس پر عمل کرکے کسی بھی خاندان کے تمام افراد اپنی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں، عطوفت انسانی اس نظام کے تحت تکامل کی راہ پر گامزن ہے.

اس نظام کے تحت افراد خانوادہ میں کوئی شرط و شروط بیان نہیں ہوا ہے بلکہ تمام افراد کے لئے مثال کے طور پر میاں بیوی، اولاد اور دوسرے افراد کے لئے ہے. یہاں ہم بیشتر اس رابطے کے بارے میں بحث کریں گے، جو رابطہ میاں اور بیوی کے درمیان ہے. اسلام کی نظر میں اس نظام کی بنیاد محبت اور عطوفت پر رکھی گئی ہے. اسی طرح میاں اور بیوی کے درمیان رابطے کو ایک دوسرے کے لیے سکون اور آرامش کا ذریعہ قرار دیا ہے. "وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِـنْ أَنفُسِـكُمْ

أَزْوَاجاً لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ" (روم:۲۱). اس آیت میں واضح طور پر اس نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مِنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً. اسلام نے اس نظام کی بنیادی اور اساسی رکن، محبت و مودت اور رحمت کو قرار دیا ہے. علّامہ طباطبائی رح نے مودّت اور رحمت کے بارے میں کچھ یوں لکھا ہے. مودّت تقریباً اس محبت کا نام ہے جس کا اثر مقام عمل میں ظاہر ہوتا ہے اور رحمت یعنی ایک نفسیاتی اثر کا نام ہے. (طباطبائی، سید محمّد حسین، تفسیر المیزان، ترجمہ سید محمد باقر موسوی ہمدانی، ص۲۵۰).

اس آیت کی روشنی میں دو نکتے ضروری ہے، اولا، اس نظام میں آرامش، الفت، محبت اور مودت کی بات ہوئی ہے، وہ کسی کو جبری طور پر میسر نہیں ہوتا، جس پر لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا دلالت کر رہی ہے. ثانیاً، آیت میں جس جنس مخالف کی بات ہوئی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آرامش اور سکون ہمیشہ جنس مخالف سے وقوع پذیر ہوگی نہ مغربی طرز تفکر همجنس گرایی اور حیوانات کے ساتھ دوستی سے. جس پر مِنْ أَنفُسِكُمْ دلالت کر رہی ہے. تولید نسل اور تسکین قلب کے لئے ضروری ہے کہ جنس مخالف ہو، پس تنہایی بھی نقص اور عیب ہے اور اسی طرح همجنس پرستی بھی.

امام زین العابدین علیہ السلام نے بھی اسی ضمن میں فرمایا ہے کہ عورتوں کی خلقت، مردوں کے لیے سکون، محبت اور تقویٰ کا باعث ہے، پس مردوں کو حکم دیا ہے کہ عورتوں کے بھی حقوق ہیں، ان کا پابند ہو. اور یہ بھی ضروری ہے کہ مرد خاندان میں باعث سکون اور رحمت ہو. "فان لہا حق الرحمہ والمجانسہ". (مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ۱۴/۷۱).

اس طرح دیگر بہت سی روایات اس کی طرف اشارہ کرتی ہیں. (مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ۱۴/۷۱. وحر عاملی، محمّد بن حسن، وسائل الشیعہ، ۳/۷/۲۱. سابقہ ۱۲۰/۱۴).

پس اسلامی تعلیمات کے مطابق عطوفت، ہمراہی، مودت اور رحمت نظام خانوادگی کے اساس اور بنیاد میں سے ہیں، جن کے بغیر انسان کی معنوی اور مادی ترقی ناممکن ہے. میاں اور بیوی دونوں ملکر گھر کو گلستان بنا سکتے ہیں اور بچوں کے آرمان کے مطابق ان کی تربیت ممکن ہے.

اسلام اور گھریلو کام

اسلام نے عورت اور مرد کے جسمانی اور روحی اختلاف کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے امور اور

فرائض کی طرف اشارہ کیا ہے. پس اس نظام کے تحت دو طرح کے وظیفے بیان ہوئے ہیں. ان وظیفوں پر صحیح طور پر عمل درآمد کرکے اپنی زندگی میں سکون اور آرامش لا سکتے ہیں۔

بہت سارے امور ایسے ہیں جو سخت، دشوار اور پیچیدہ ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں ایسے امور ہیں جو لطیف اور ہلکے.

اس نظام کو بہتر بنانے کے لیے ان امور کو مناسب طریقے سے آپس میں جسمانی طاقت، عدالت اور عاقلانہ تقسیم کرنے کی ضرورت ہے.

اسی لئے اسلام نے نظام مادری کو خواتین کے حصے میں جبکہ اخراجات کو مردوں کے حصے میں قرار دیا ہے. اسلامی نظام کے تحت کبھی بھی کسی قسم کی سختی اور سلب آزادی عورتوں سے نہیں کی گئی ہے، یہاں تک کہ فقہی اعتبار سے بھی خواتین کو گھریلو کاموں میں سہولت اور چھوٹ دی گئی ہے. یہاں تک کہ مرحوم امام رح نے بیان کیا ہے کہ مردوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ عورتوں گھر کے کام کرنے پر مجبور کرے. (بنی ہاشمی، محمّد حسن (گردآورندہ)، توضیح المسائل مراجع، ۲/ ۴۰۷).

یہاں تک کہ بعض مراجع نے واضح طور پر لکھا ہے کہ: " عورتوں پر واجب نہیں ہے کہ گھر کا کام کرے، اور مرد اسے مجبور نہیں کر سکتے، یہاں تک دودھ پلانے کے لیے بھی اجرت لے سکتی ہے. (شیرازی، ناصر مکارم، رسالہ توضیح المسائل، ۴۴۷

اسلام نے عورت کو مکمل طور پر آزادی نہیں ہے بلکہ اخلاقی طور پر ان پر ذمہ داریاں بھی عائد کی ہے. پاک پیامبر ص نے فرمایا ہے کہ: "جو بھی عورت اپنے شوہر کے گھر میں کوئی بھی چیز کو جابجا کرے، گھر کو مرتب کرنے کے نیت سے، تو خداوند متعال اس پر اپنی نظر رحمت کرتا ہے اور جس پر رحمت کی نگاہ پڑے اس پر عذاب نازل نہیں ہوگا. (حر عاملی، محمد بن حسن، وسائل الشیعہ، ۱۵/ ۱۷۵). اسی طرح سرپرست کی ذمہ داریوں میں سے چند ذمہ داری حسبِ ذیل ہیں. فرزند آوری کے لئے تشویق دلانا، جسمانی اور روحانی تربیت، صحیح اور اسلامی نام کا انتخاب، قرآن اور اھلبیت کی تعلیمات سے آگہی، حلال اور حرام سے آگہی، بچوں کی زندگی کو تین اہم حصوں میں تقسیم کرکے اس سے درست کام لینا، مثلاً بچوں کو ۷ سال تک آزاد رکھنا، ۱۴سال کی عمر تک طور و

طریقے سکھانا اور تعالیم دینا، ۲۱ سال کی عمر تک ان کو اپنے امور میں مشاورت کے لئے انتخاب کرنا. تیر اندازی اور تیراکی سکھانا و....

دوسرے لفظوں میں، اسلامی تعلیمات میں اس چیز کی تاکید کی گئی ہے کہ مرد اور عورت کی خلقت، ہر ایک الگ الگ ماموریت کے لیے ہوئی ہے. عورت کو عورت اور مرد کو مرد ہونے کے ناطے، ہر ایک کو معاشرتی اصول کو اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ معاشرتی نظام میں دونوں یکساں ہوں. اسی لیے اسلام نے لڑکیوں کو اس کے ماں اور لڑکوں کو اس کے باپ کے تابع اور طور و طریقے کو سیکھنے کی طرف اشارہ کیا ہے. ایک طرف مثلاً گھریلو امور کو لڑکیوں کے لیے اور رزمی مہارت کو لڑکوں کے لیے سیکھنے پر زور دیا ہے. (محمد بن حسن حرّ عاملی، وسائل الشیعہ، ۸۳۹/۴. و۲۴۷/۱۲). شوہر داری کو عورتوں کے لیے اور خاندان کی کفالت کے لیے جد و جہد کو مردوں کے لیے جہاد قرار دیا ہے. (ھمان، ۱۵/۱۱). مھم ترین نقش عورتوں کے لیے ھمسر داری اور فرزند پروری کو قرار دیتے ہوئے اسے خواتین کے لئے بہترین زیور قرار دیا ہے. اسلام تعلیمات میں پیغمبر اسلام نے گھریلو کاموں کی حضرت زہرا اور باہر کے امور کو حضرت امیر کائنات کے ذمے لگائے گئے ہیں. (ھمان، ۱۲۳/۱۴)

اسی طرح اسلام نے ھمسر داری کے دوران برداشت کرنے والی مشکلات کو مردوں کے شانہ بشانہ جہاد کرنے کے برابر ثواب لکھا ہے. اور اسی طرح جنت کو ماؤں کے قدموں تلے قرار دیا ہے. (سابقہ، ۲۳/۱۴. و میرزا حسین نوری، مستدرک الوسائل، ۱۸۰/۱۵). اسی طرح بارداری، وضع حمل اور دودھ دینے کے ایام کو خواتین کے لئے بہترین عبادت قرار دیا ہے. (محمّد بن حسن حرّ عاملی، وسائل الشیعہ، ۱۷۵/۱۵)۔

نتیجہ :

اسلام ایک ایسا مکتب ہے جو انسانی زندگی کو دو نگاہ سے دیکھتا ہے، دنیاوی و اخروی. ہر ایک پہلو کے اسلوب اور رہن سہن کے آداب کی طرف بھی اشارہ کیا ہے. خاندانی نظام یا نظام خانوادہ ایک ایسا پہلو ہے جس پر عمل درآمد کرکے انسان دنیا اور آخرت دونوں میں سعادت حاصل کر سکتے ہیں، اور اسلامی تعلیمات میں اس کی طرف ہدایت کی گئ ہے. اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان مختلف اسلوب کو اپنا کر آپس کے اختلافات، مشکلات اور مسائل کو حل اور ایک خاندان کو سعادت مند بنا سکتے ہیں.

اب تک کے بیانات کو مختصراً چند نکات کی شکل میں پیش کیا گیا ہے:

۱. اسلام کی نگاہ میں ، جنسی تعلقات انسانی نسل کو بڑھانے کے لئے ایک الہی تدبیر ہے. لیکن خاندان کی چارچوب اور دینی تعلیمات سے تجاوز کئے بغیر اس پر عملدرآمد کی جائے.

۲. اسلام کی نقطہ نگاہ میں ، مراقبت اور حمایت، کسی بھی خاندان کی مہمترین ذمہ داریوں میں سے ہیں. اور ہر ایک فرد پر اپنے خاندان والوں کی اقتصادی، عاطفی، دینی اور فرہنگی میدان میں ہاتھ بٹھانے کی طرف اشارہ کیا ہے.

۳. اسلام کی نگاہ میں، خاندان کی زندگی کی بنیاد مودّت، محبت، عطوفت اور رحمت پر رکھی گئ ہے. اور ہر ایک عضو پر فرض ہے کہ وہ حقوق اور اخلاق کی رعایت کرتے ہوئے سکون اور اطمینان کا بساط فراہم کریں.

۴. اسلام نے خاندان کی جایگاہ، ذمہ داری اور اسی طرح خواتین اور مردوں کو دونوں جہانوں میں کمال تک پہنچنے کے راستے بھی دکھائے ہیں.

منابع:

۱. ابن منظور، **لسان العرب**، قم، ادب الحوزہ، ۱۳۶۳۔
۲. استون، ہاناوآبراہام استون، **پاسخ بہ مسائل جنسی وزناشویی**، ترجمہ طراز اللہ اخوان، تہران، کلینی، ۱۳۷۱۔
۳. **گزیدہ مقالات ومتون دربارہ فمینیسم**، تہران، الہدی، ۱۳۷۸۔
۴. بستان، حسین، **اسلام وجامعہ شناسی خانودہ**، قم، پژوہشکدہ حوزہ ودانشگاہ، ۱۳۸۵۔
۵. بنی ہاشمی خمینی، محمد حسن (گردآورندہ)، **توضیح المسائلمراجع**، قم، انتشارات اسلامی، ۱۳۷۸، ج ۲۔
۶. حرّ عاملی، محمّد بن حسن، **وسائل الشیعہ**، تحقیق وتصحیح عبدالرحیم ربانی شیرازی، بیروت، داراحیاء التراث العربی، بی تا۔
۷. سعداوی، نوال وہبہ رئوف، **نابرابری حقوقی زنان در بوتہ نقد**، ترجمہ مہدی سرحدی، تہران، نافذ، ۱۳۸۲۔
۸. صدوق، محمد بن علی، من لایحضرہ الفقیہ، **تصحیح وتعلیقعلی اکبر غفاری**، قم، منشورات جماعۃالمدرسین فی الحوزہ العلمیہ، ط. الثانیہ، ۱۴۰۴۔
۹. طباطبائی، سید محمّد حسین، **تفسیر المیزان**، ترجمہ سید محمّد باقر موسوی ہمدانی قم، انتشارات اسلامی، ۱۳۶۳۔
۱۰. قائمی، علی، **خانوادہ ومسائل عاطفی کودک**، تہران، امیری، ۱۳۷۳۔
۱۱. قائمی، علی، **سازندگی وتربیت دختران**، تہران، انجمن اولیاومربیان جمہوری اسلامی، ۱۳۷۶۔
۱۲. کی نیا، مہدی، **کانون خانوادگی وبزہکاری**، تہران، انجمن اولیاومربیان، ۱۳۵۷۔
۱۳. مجلسی، محمد باقر، **بحارالانوار**، بیروت، مؤسسۃالوفا، ۱۴۰۳۔
۱۴. مصباح، محمد تقی، **اخلاق در قرآن**، تحقیق ونگارشمحمد حسین اسکندری، قم، مؤسسہ آموزشی وپژوہشی امامخمینی، ۱۳۷۷، ج ۲و۳۔
۱۵. مطہّری، مرتضی، **مجموعہ آثار**، تہران، صدرا، ۱۳۸۵، ج۱۹۔
۱۶. مکارم شیرازی، ناصر، **رسالہ توضیح المسائل**، قم، مدرسۃالامامعلیٰ بن ابی طالب (ع)، ۱۳۸۳۔
۱۷. مکارم شیرازی، ناصر ودیگران، **تفسیر نمونہ**، قم، دارالکتبالاسلامیہ، ۱۳۶۳۔
۱۸. مہریزی، مہدی، **زن در اندیشہ اسلامی**، تہران، وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی، ۱۳۸۱۔
۱۹. نجفی، محمد حسن، جواہر الکلام، **تحقیق محمود قوچانی**، تہران، المکتبۃالاسلامیہ، ۱۴۰۴۔
۲۰. نوری، میرزا حسین، **مستدرک الوسائل**، بیروت، مؤسسہ آل البیتلاحیاء التراث، ۱۴۰۸۔
۲۱. نیشابوری، مسلم بن الحجاج، **الجامع الصحیح**، بیروت، درالفکر، بی تا.